زبان کی بحالی :قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۰

کلیدی الفاظ: زبان کا خطرہ #زبان کا احیاء #مادری زبان کی تعلیم #

ڈاکٹر ندیم احمد
اسسٹنٹ پروفیسر کروڑی مل کالج ' دہلی یونیورسٹی۔نئی دہلی
ڈاکٹر پروین کمار سورجن
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ تعلیم وتربیت ' مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدر آباد

تلخیص: زبان کا خطرہ عصرِ حاضر کی ایک حقیقت ہے'اور ہندوستانی کثیر لسانیت کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے - عالمگیریت نے انگریزی کو عالمی زبان کے طور پر فعال کیا ہے اور تعلیم ' تحقیق ' روزگار وغیرہ میں مقامی زبانوں کے لیے جگہ کم ہوتی جا رہی ہے۔قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۰ کو نافذ کرنے کا عمل شروع کر دیا گیا ہے - مادری زبان کے ذریعے تعلیم دینا زبان کے احیاء کو آگے بڑھانے کا ایک اہم طریقہ ہے۔ یہ مقالہ علاقائی زبانوں سے متعلق دفعات اور ہندوستانی زبانوں کو زندہ کرنے کے لیے ان کی تدریس پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

زبان کے احیاء کے لیے زبان کی تعلیم ضروری ہے۔اعلی معیار کی زبان کی تعلیم زبان کے خطرے کو روکنے میں مدد کرتی ہے۔تاہم، مناسب تدریس کی کمی، ناکافی تربیت یافتہ اساتذہ، تدریسی وسائل کی کمی، اور مادری زبان کے ذریعے طلبہ کے بہتر کیریئر کے لیے سرپرستوں کے اعتماد کی کمی کی وجہ سے نوجوان نسل تیزی سے اپنی پہلی زبان/ مادری زبان سے دور ہوتی جا رہی ہے۔تعلیم۔ انگریزی ذریعہ تعلیم کے غالب ہونے کے ساتھ ہی پسماندہ طبقوں اور دور دراز علاقوں کے بہت سے طلباء پرائمری اسکول چھوڑ رہے ہیں۔

قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۰ مادری زبانوں کو ذریعہ تعلیم کے طور پر استعمال کرنے کی سفارش کر کے اس لسانی بحران سے نمٹنے کی امید کرتا ہے۔

قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۰ میں کثیر لسانیت ' لسانی احیاء اور زبان کی بحالی

قومی تعلیم ی پالیسی (NEP, 2020)- ہندوستانی زبانوں کو قومی سطح پر مجموعی طور پر غور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔66 صفحات پر مشتمل اس دستاویز میں زبان کی مرکزیت

واضح ہے کیونکہ لفظ زبان 126 مرتبہ جمع شکل میں اور 80 مرتبہ واحد شکل میں آیا ہے۔ اس کی کثرت کی شکل ایک زبان اور ثقافت پر توجہ مرکوز کرنے کے بجائے ملک میں کثرتیت پر زور دیتی ہے۔ پالیسی میں خود قبولیت کہ "بدقسمتی سے، ہندوستانی زبانوں کو ان کی مناسب توجہ اور دیکھ بھال نہیں ملی (NEP-2020 "پیرا (22.5 زبان پر مبنی تعلیم تعلیمی پالیسی میں ایک اہم نقطہ آغاز کی طرح لگتا ہے۔ مزید، اس نے ہدایت کی ہے کہ "ہندوستانی زبانوں کی تعلیم اور سیکھنے کو ہر سطح پر اسکول اور اعلیٰ تعلیم کے ساتھ مربوط کرنے کی ضرورت ہے (NEP-2020 "، پیرا (22.6۔

کثیر لسانیات ہمیشہ ہندوستانی معاشرے کا ایک اثاثہ رہا ہے، جہاں زبان کے استعمال کے بہت سے زمرے ہیں جیسے سرکاری زبانیں، کلاسیکی- زبانیں اور آٹھویں شیڈول کی زبانیں۔ تاہم، " خطرے سے دوچار زبان" کا زمرہ پہلی بار NEP-2020 میں نمودار ہوا۔ اس دستاویز میں، یونیسکو کی طرف سے اعلان کردہ 197 خطرے سے دوچار زبانوں کی روشنی میں غیر رسم الخط اور خطرے سے دوچار زبانوں کے تحفظ اور فروغ کی تشویش بالکل واضح ہے۔ ملک کی لسانی پریشانی اس بیان میں واضح ہے کہ" - بھارت کی وہ زبانیں بھی جو سرکاری طور پر خطرے سے دوچار فہرست میں شامل نہیں ہیں، جیسے کہ ہندوستان کے آئین کے آٹھویں شیڈول کی 22 زبانیں، کئی محاذوں پر شدید مشکلات کا سامنا کر رہی ہیں" ۔(NEP-2020 ، پیرا (22.6۔ لہٰذا، تنہائی میں بولی جانے والی قبائلی زبانوں کے لیے خطرے کی گھنٹی بج رہی ہے۔

علاقے اور بڑی ہندوستانی زبانیں، بشمول آٹھویں شیڈول زبانیں اور نامزد کلاسیکی زبانیں۔ پچھلے 40-30 سالوں کے مردم شماری کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ 21 زبانوں میں سے پندرہ زبانیں بولنے والوں میں کمی آئی ہے۔ نیچے دیے گئے گراف سے، کوئی بھی کمی کے بارے میں درج ذیل دو مشاہدات کر سکتا ہے۔

1971 کی مردم شماری کے مقابلے میں آسامی، اوڈیا، اردو، کنڑ، کونکنی، ڈوگری، تامل، تیلگو، نیپالی، مراٹھی، ملیالم، سنتھالی اور سندھی بولنے والوں کی تعداد 2011 کی مردم شماری میں کم ہوئی ہے۔

کی مردم شماری کے مقابلے میں، گجراتی اور پنجابی بولنے والوں کی تعداد 2011 کی مردم شماری میں کم ہوئی ہے۔ 1981

یہ کی تشویشناک ہے کیونکہ یہ آٹھویں شیڈول زبانیں ہیں، اور پانچ (تمل، تیلگو، کنڑ، اوڈیا، اور ملیالم (کو کلاسیکی زبان کا درجہ حاصل ہے۔ ایسی صورت حال میں، پالیسی کا زور

نصابی کتابوں، ویڈیوز، ڈراموں، کہانیوں، نظموں، لغات، ناولوں، رسالوں، ویب مواد وغیرہ کی تخلیق اور پھیلانے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ معیار کے مطبوعہ مواد کی تخلیق پر ہونا چاہیے۔ نیز تدریس اور مطالعہ کے لیے تمام زبانوں کو تیار کرنے کے لیے ذخیرہ الفاظ کی مسلسل توسیع۔اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے،" زبانوں کو ان کے الفاظ اور لغات کے لیے مستقل طور پر سرکاری اپ ڈیٹ ہونا چاہیے، جو وسیع پیمانے پر پھیلایا جائے تاکہ زیادہ تر موجودہ مسائل اور تصورات کو ان زبانوں میں مؤثر طریقے سے زیر بحث لایا جا سکتا ہے"۔

پالیسی میں 2030 کے اہداف کے حصول میں مدد کے لیے کم از کم جماعت پنجم کی سطح تک مادری زبان یا پہلی زبان میں تعلیم کی تجویز بھی دی گئی ہے، یعنی " جامع اور مساوی معیاری تعلیم اور سب کے لیے زندگی بھر سیکھنے کے مواقع کو فروغ دینا " (NEP-2020، صفحہ 3۔)۔اس طرح کی تعلیم پیدا کرنا کئی طریقوں سے چیلنجنگ ہے۔ ملک میں سرکاری پرائمری سکولوں کی حالت قابل رحم ہے۔ طلبہ اور اساتذہ کا تناسب، انفراسٹرکچر، لیبارٹری کی ناکافی سہولیات، لائبریری کی کمی، کھیلوں کے سامان وغیرہ حالات کو غیر تسلی بخش بنا دیتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی انتظامی مہارت اور توانائی کا ایک بڑا حصہ دوپہر کے کھانے کے انتظامات اور حکومت کی طرف سے وقتاً فوقتاً انہیں تفویض کردہ دیگر اضافی فرائض میں جاتا ہے۔کسی زبان کو مادری زبان کے طور پر شناخت کرنا ایک مخصوص سیٹ اپ اور کثیر لسانی کا انتظام کرنا۔کلاس روم بھی ایک چیلنج ہے، مثال کے طور پر، اروناچل پردیش، سکم یا ناگالینڈ جیسی ریاستوں میں۔ مقامی تعلیمی نظام میں تین زبانوں کے فارمولے اور کثیر لسانی پر زور دیا گیا ہے۔ترجمہ اور تشریح کرنے کی اہلیت کے ساتھ ایک اچھی طرح سے تربیت یافتہ زبان کے اساتذہ کا ہونا بھی ضروری ہے۔ان سب کو بالآخر آرٹ، ادب، موسیقی، دستکاری، آثار قدیمہ، اور گرافک اور ویب ڈیزائن کے تحفظ اور ترقی میں اعلیٰ معیار کے پروگراموں کی طرف لے جانا چاہیے۔جب ابتدائی بچپن کی تعلیم ان پروگراموں سے منسلک ہوتی ہے، تو اس سے بچوں کی صلاحیتوں کو بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔

NEP 2020 مقامی ثقافت اور علم کو فروغ دینے اور روزگار کے نئے شعبے تخلیق کرنے کے لیے ان شعبوں میں مہارتوں کو براہ راست روزگار کے مواقع سے جوڑنے کی تجویز بھی پیش کرتا ہے۔ٹیکنالوجی کو زبانوں، فنون اور ثقافتوں کے تحفظ اور فروغ کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پالیسی میں تمام ہندوستانی زبانوں کو مصنوعی ذہانت سے جوڑنے کی تجویز بھی دی گئی ہے- تاکہ لسانی اور ثقافتی تنوع کو برقرار رکھنے کے بروقت چیلنجوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔

ملک کی مختلف یونیورسٹیوں کے لینگویج ڈیپارٹمنٹ عموماً صرف ادب پڑھانے میں مصروف ہیں۔ تاہم، یہ ناکافی ہے۔ نصاب کی تشکیل نو کی جانی چاہیے، زبان کے فعال پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، بشمول گرامر، الفاظ، اور لسانی بنیاد پر تنقید یا متن کا تجزیہ۔ تنظیم نو ضروری ہے کیونکہ ایک سرسری نظر سے پتہ چلتا ہے کہ زبان میں ڈاکٹریٹ کے طلباء کو گرامر، ہجے وغیرہ کا صحیح علم نہیں ہے۔ یونیورسٹیوں میں زبان کی تدریس اس طرح ہونی چاہیے۔

زبانوں کے محکموں کو تنہائی میں کام نہیں کرنا چاہیے۔ کلاسیکی زبانیں، تمل ((2004، سنسکرت ((2005، کنڑ ((2008، تیلگو ((2008، ملیالم ((2013، اور اوڈیا ((2014 کو یونیورسٹیوں سے منسلک کیا جانا چاہیے۔ پالی، پراکرت اور فارسی زبانوں کے لیے نئے ادارے قائم کرنے پر زور دیا جانا چاہیے تاکہ ملک کے فن، تاریخ اور روایت پر بہتر تعلیم اور تحقیق کی جا سکے۔ اس کے ساتھ ہی، پالیسی میں ترجمے کے نام پر الگ انسٹی ٹیوٹ بنانے کی تجویز ہے، جو ہندوستانی کثیر لسانیات کے علم کو سامنے لا سکے۔ ' نیشنل نالج کمیشن 2007) '، صفحہ (18 کے مطابق ' نیشنل ٹرانسلیشن مشن ' کو ایک انسٹی ٹیوٹ کی شکل دینا ہوگی، جہاں علمی متن کا نہ صرف انگریزی سے ہندوستانی زبانوں میں بلکہ تمام ہندوستانی زبانوں میں ترجمہ کیا جا سکے۔ انگریزی کو. ہندوستانی زبانوں سے ہندوستانی زبانوں میں ترجمے کی ایک جامع پہل ہونی چاہیے۔ دور دراز کی قبائلی زبانوں میں موجود علم روایات کو بھی ترجمے اور ڈیجیٹلائزیشن کے ذریعے قومی سطح پر لایا جانا چاہیے۔

زبان کی تعلیم اور زبان کا احیاء

کسی زبان کو برقرار رکھنے اور اسے زندہ کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ کسی زبان کو وسیع تر معاشرے کو سکھایا جائے اور زبان کے علم کو ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل کیا جائے۔ زبان کی تعلیم ہمیشہ سے اہم رہی ہے۔ منتقلی کو حاصل کرنے میں. خطرے سے دوچار زبانیں سکھانے کا طریقہ بڑی زبانوں کی تعلیم سے مختلف ہوگا۔ ایک بڑی زبان کی تعلیم اسکولوں کی حدود میں ہو سکتی ہے، لیکن خطرے سے دوچار زبانوں کو سکھانے کے لیے کمیونٹی کے ماحول، زبان بولنے والے کا مثبت رویہ، تعلیم اور زبان کی پالیسی کی حمایت وغیرہ کی ضرورت ہوگی۔ زبان کی منتقلی کے لیے پرانی نسل کا کردار بہت اہم ہے۔ نوجوان نسل کو علم. ہنٹن (2011a، 2011b) کے مطابق، کسی بھی خطرے سے دوچار زبان سکھانے کے لیے درج ذیل چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے:

ان لوگوں کو زبان سکھانا جو اسے نہیں جانتے۔

حالات کے وسیع ترسیٹ میں زبانوں کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرنا۔ لہٰذا، خطرے سے دوچار زبان سکھانے کے لیے پالیسیوں اور طریقوں سے تعاون کی ضرورت ہوگی۔

حیات نو کا بہاؤ خاندان، اس کے لسانی اور ثقافتی علم اور اسکولوں کو بنیادی اہمیت دیتا ہے۔ زبان کی تعلیم کے ذریعے، ایک زبان کا پھیلاؤ نسل درنسل جاری رہتا ہے اور زبانوں کو معاشرے کے ساتھ منسلک کرنے کے قابل بناتا ہے۔ جب کوئی زبان اسکول میں کم از کم پرائمری تعلیم تک اور رابطے کے عمل میں استعمال ہوتی ہے تو اس سے بچے کی تعلیمی بنیاد مضبوط ہوتی ہے۔ یہ زبان کو آسانی سے پھیلانے میں مدد کرتا ہے اور اس زبان کی متوقع عمر کو بڑھانے میں مدد کرتا ہے۔ مزید یہ کہ، اگر بچے تعلیم کے اعلیٰ مراحل میں کسی بڑی زبان میں تعلیم حاصل کرنے کا انتخاب کرتے ہیں، تب بھی وہ اپنی مادری زبان سے وابستہ رہیں گے، اس طرح معدومیت کے خطرے کو کم کیا جائے گا۔

معاشرے کی شرکت اور حکومت کا تعاون - کسی بھی زبان کے احیاء کے لیے اہم ہے۔ معاشرے اور زبان کی منصوبہ بندی حکومتی پالیسیوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔ معاشرے سے کسی زبان کے احیاء کے عمل میں اس کی توقعات ضروری ہیں، لیکن مناسب پالیسی کی عدم موجودگی میں یہ مناسب طریقے سے نہیں ہوسکتی۔ عبرانی کا معاملہ ایک مثال ہے، لیکن ہندوستانی سیاق وسباق متنوع ہے۔ NEP-2020 نے کئی طریقوں سے معمولی زبانوں کی بھی حمایت کی ہے۔

اس کے باوجود، صرف پالیسیاں ان کے صحیح نفاذ کے بغیر زمینی سطح پر کوئی تبدیلی نہیں لا سکتیں۔ حکومتی اقدامات جیسے کہ 1966 کا کوٹھاری کمیشن، 1968 کا تین زبانوں کا فارمولہ، 2005 کا قومی نصابی فریم ورک اور 2009 کا حق تعلیم ایکٹ نے مقامی زبانوں یا مادری زبانوں کی حمایت کی ہے۔ تاہم، متوقع نتائج اب تک محفوظ نہیں کیے گئے ہیں۔ اس کے بجائے، دھمکی

مقامی زبانوں میں مسلسل اضافہ ہوا ہے، اور انگریزی کا تسلط برقرار ہے کیونکہ معاشرے نے پالیسیوں کو نافذ نہیں کیا۔ مناسب طریقے سے۔ چونکہ تعلیم ہم آہنگی کی فہرست میں آتی ہے، مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے کردار پالیسی کے نفاذ میں اہم ہیں۔

نتیجہ "ہندوستان ثقافت کا ایک خزانہ ہے، جو ہزاروں سالوں سے تیار ہوا اور فنون لطیفہ، ادب کے کاموں، رسوم ورواج، لسانی تاثرات، نمونے، ورثے کے مقامات اور بہت کچھ میں ظاہر ہوا (NEP-2020" ، پیرا (22.1۔ ہماری پالیسیوں سے بصیرت حاصل کرکے نچلی سطح پر ان کا تحفظ کیا جانا چاہیے۔ NEP-2020 نے سمت کا

خاکہ بنایا ہے اوراس پر مناسب عمل درآمد کی ضرورت ہے۔ پالیسی میں کم ازکم پرائمری سطح پر مادری زبان کے ذریعے تعلیم کی وکالت کی گئی ہے۔ تاہم، نجی اور سرکاری اسکولوں میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیے کیونکہ نجی اسکول انگریزی کو ذریعہ تعلیم کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور سرکاری اسکولوں کے مقابلے میں بہت سے طلباء کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ ملک میں ہر مادری زبان میں اعلیٰ تعلیم، سائنس اور ٹیکنالوجی پر مبنی تحقیق اور روزگار کا حصول یقیناً ممکن نہیں۔ بہر حال، انہیں ہر ممکن سطح پر میڈیمہ ہدایات کے طور پر استعمال کرنا انہیں مستقبل کے لیے زندہ کرے گا، اوراس طرح پسماندہ زبانوں کی تیزی سے موت کو روکا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

1. ہندوستان کی مردم شماری ((2011۔ زبان اور مادری زبان سے متعلق ڈیٹا۔ حکومت ہند۔

2. Czaykowska-Higgins, Burton, S., McIvor, O., & Marinakis, A. (2017)۔ بعد از ثانوی مہارت پیدا کرنے والے نصاب کے ذریعے مقامی زبان کے احیاء میں معاونت کرنا۔ W.Y میں لیونارڈ اور ایچ ڈی کورنے (ایڈز.، (زبان کی دستاویزات اور وضاحت، والیم۔ 4 1 (pp.136-159)۔ EL- پبلشنگ۔

3. Hinton, L. (2011). زبان کا احیاء اور زبان کی تدریس: نئی تدریس اور سیکھنے کی حکمت عملی۔ زبان اور تعلیم، 25:4، ۔

4. Hinton, L. (2011). خطرے سے دوچار زبانوں کا احیاء۔ پی کے میں آسٹن اینڈ جے سالابینک آئی ڈیز، دی کیمبرج ہینڈ بک آف دی اینجرڈ لینگویجز (پی پی(331-291۔ کیمبرج یونیورسٹی پریس۔

5. نیشنل ایجوکیشن پالیسی ((2020۔
https://www.mhrd.gov.in/sites/upload_files/mhrd/files/nep/ NEP_Final_English.pdf 10 اگست 2020 کو حوالہ دیا گیا۔

6. نیشنل نالج کمیشن۔ ((2007۔ نیشنل نالج کمیشن: قوم کو رپورٹ 2007۔ حکومت ہند۔

☆☆☆